نام: زہرا ارباب ، اسلامیات

Batch: 50

اسلام:

اسلام ایک عربی کا لفظ ہے جو س ل م سے مل کر بنا ہے۔

لفظی معنی:-

اسلام کے لفظی معنی امن ہے۔

اصطلاحی معنی:-

اسلام کی اصطلاحی معنی یہ ہے کہ انسان اپنے تمام خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی خواہش کے سپرد کر دیں۔

یعنی اللہ کی خواہش کے مطابق امن میں داخل ہونے کو اسلام کہتے ہیں۔

تفصیل:-

مذہب اسلام کے ماخذ و مصادر دو ہیں، قرآن اور صاحب قرآن ، انہیں دو عظیم چیزوں کے حوالے سے ہم مذہب اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیوں کو ثابت کرتے ہیں۔ تو جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ قرآن کلام حق ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور حضرت محمد رسول ﷺ اس کے سچے رسول ہیں۔ اس وقت تک اسلام کی حقانیت اور اس کی خوبیاں آشکارہ نہیں ہو سکتیں، اس لیے سب سے پہلے ان دونوں کی حقانیت ثابت کرنا ضروری ہے۔

"قرآن کریم شروع ہی میں یہ اعلان کر رہا ہے "ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ" یہ وہ مقدس کتاب ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ (القرآن)

لہٰذا کسی کو قرآن کے منزل من السماء اور اللہ کی کتاب ہونے میں کچھ بھی شبہ نہیں ہونا چاہیے۔

قرآن کریم نے مذہب اسلام کو اللہ تعالیٰ کا دین قرار دیا اور رسول اکرم ﷺ نے اسی دین حق کو مخلوق خدا کے سامنے پیش کیا، جس پر ایمان اور یقین رکھنے والوں کو مومن اور مسلمان کہتے ہیں۔

آج ہمارے درمیان مذہب اسلام کے علاوہ جو دوسرے مذاہب پائے جاتے ہیں سب فرسودہ اور باطل ہیں۔ ان کی کوئی اصل اور حقیقت نہیں ہے، البتہ عقل انسانی کو فریب دینے کے لیے ان مذاہب کے بانیان اور رہنماؤں نے بھی کچھ ایسے اصول و ضوابط بنا لئے ہیں جن سے انسان کی فلاح و بہبود کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود آج تک کوئی مذہب معاشرت انسانی کو کامل اور قابل تقلید دستور حیات نہ دے سکا۔ بلکہ یہ صرف اور صرف اسلام کا خاصہ ہے کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مذہب ہے، جو ساری مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے۔ ان کی فطرت اور ضروریات سے بخوبی واقف ہے۔ اس کا علم ہر زمانے کے حالات اور کائنات کے ذرے ذرے کو محیط ہے۔ وہ بے پناہ علم و حکمت والا ہے۔ اس نے اپنے علم و حکمت دین اسلام کی شکل میں بندوں کو ایسا فطری اور کامل ترین دستور عطا کیا جو اپنی گوناں گوں خوبیوں اور امتیازی کمالات کے باعث تمام مذاہب عالم پر فوقیت رکھتا ہے۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات:

اسلام کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(1) اسلام کا تصور وحدانیت:

دین اسلام کا سب سے پہلا سبق توحید ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے کہ اللہ ایک ہے۔ جیسے کہ قرآن پاک کی سورۃ اخلاص میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: "آپؐ کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔"

پس یہ ہمارا ایمان ہونا چاہیے کہ اللہ ایک ہے اور بے شک تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار دین اسلام کا پہلا ستون ہے۔

(2) عقیدہ ختم نبوت:

دین اسلام کا دوسرا اہم عقیدہ ختم نبوت ہے۔ حضرت محمدؐ کی ذات مقدس پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مذہب اسلام کا پیغمبر عظیم اور آخری رسول بنا کر بھیجا۔ اور بطور دلیل اس نے آپؐ کو بچپن ہی سے دنیا کی تمام آلائشوں سے محفوظ و مامون رکھا اور ایسے لاجواب معجزات عطا فرمائے کہ ارباب عقل و خرد آپ کی نبوت و رسالت کے معترف ہو گئے۔
رسالت کی ایک اہم ترین دلیل یہ ہے کہ رسولؐ نے کسی سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام علوم ظاہری و باطنی بلکہ جملہ علوم غیبیہ آپ پر ایسے منکشف فرمائے کہ ساری کائنات ہاتھ کی لکیروں کی طرح آپ کی نگاہوں کے سامنے ہو گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
ترجمہ:- محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہے اور وہ
خاتم النبیین ہے۔ (سورۃ احزاب 33:40)
نبی کریمؐ ہمارے لیے بہترین پیرِ کامل ہے۔ لہٰذا آپؐ کے
بتائے ہوئے رستے پر چلنا چاہیے اور آپؐ کی ذات
مبارک پر ایمان رکھنا ہی اسلام کا اہم جزو ہے۔

(3) اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے:
اسلام کی نمایاں خصوصیات میں ایک یہ بھی ہے کہ دین
اسلام زندگی کا نہایت منظم ضابطہ ہے۔ حیاتِ انسانی کا
کوئی گوشہ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو
یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی
ہو یا قانونی، اسلام کی ہدایات سے محروم نہیں رہا۔
قرآن پاک میں اس کے لیے "دین" کی اصطلاح استعمال کی
گئی ہے جس کے معنی مکمل ضابطہ ہدایت اور اس
اعتبار سے اسلام کو محض نماز، روزہ تک محدود
کر دینا صحیح نہیں۔
قرآن پاک میں ارشاد ہے۔
اے اہل ایمان، اسلام میں پوری طرح داخل ہو
جاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔
(البقرہ)
اس کے معنی یہ کہ ایک مسلمان کی زندگی کا ہر رخ خدا کی مرضی
کے مطابق ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی کے ہر دائرے میں
اپنے سارے اعمال میں اور اپنے کل معاملات میں خدا کی ہدایت
کی پیروی کرنے والا ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
ترجمہ:- آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تمام کر دی، اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔
(المائدۃ ۳) اس آیت مبارکہ کا واضح مطلب یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں ماں کی گود سے لے کر قبر تک جتنے بھی مسائل اور معاملات درپیش ہو سکتے ہیں ان تمام مسائل کا تفصیلی حل مذہب اسلام نے پیش کر دیا ہے۔

(۴) دین و دنیا کی وحدت:
دین اسلام کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے دین و دنیا کی اس مصنوعی علیحدگی کو ختم کر دیا جو مختلف مذاہب میں رائج ہے۔ اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خدائی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان دنیوی علائق سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ اکثر مذاہب میں ترکِ دنیا کی تعلیم ملتی ہے۔ لیکن اسلام میں ترک دنیا کی بڑی شدت سے مخالفت کی گئی ہے۔
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لا رھبانیۃ فی الاسلام.
ترجمہ: اسلام میں ترکِ دنیا کا کوئی مقام نہیں۔

اسلام نے حکم دیا ہے کہ
ولا تنس نصیبک من الدنیا۔
ترجمہ: اور دنیا سے اپنا حصہ لینا نہ بھولو۔
(القصص - ۷۷)
اسلام یہ بتاتا ہے کہ دنیوی زندگی اور آخروی زندگی دونوں کی اصلاح ضروری ہے۔

(5) انفرادیت یا اجتماعیت :-

اسلام کی ایک اور اہم امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اجتماعیت اور انفرادیت کے درمیان بڑا توازن قائم رکھتا ہے۔ اسلام ہر انسان کو فرداً فرداً ذمہ دار ٹھہرا کر خدا کے سامنے مسئول بناتا ہے ان کی بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ ان کی شخصیت کے نشوونما کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ اور اس خیال کی شدت سے مخالفت کرتا ہے کہ افراد کی شخصیت اجتماعیت یا ریاست میں گم ہو جانی چاہیے۔

ترجمہ: پس جس نے ذرہ بھر بھلائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔
(الزلزال - ۷،۸)

آپ ؐ نے ارشاد فرمایا:
ترجمہ: تم میں سے ہر ایک چرواہے کی مانند ہے اور ہر ایک سے اس کے گلے کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

(6) اسلام انسانیت کا علم بردار ہے:

اسلام انسان کو اچھے اخلاق کا درس دیتا ہے کہ انسان کو دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے۔
"مومنوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہے۔"
قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
مسلمان وہ ہے جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنا مال خرچ کرے
اسلام نے انسان کو حقوق العباد کا حکم دیا ہے۔ کہ زکوٰۃ دو غریبوں کی مدد کرو۔ انسان کو اچھے اخلاق کے ساتھ ساتھ نیک اعمال بھی کرنے چاہیے۔

انسانی حقوق کے بارے میں آپ ؐ نے خطبہ حجت الوداع میں انسانی فرمایا کہ

خبردار! اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا اور نہ ہی بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کچھ لے سوائے اس کے جس پر اُس کا بھائی راضی ہو اور خوشی سے اسے دے دے۔ لہٰذا اپنے اوپر ظلم نہ کرنا۔

(7) اسلام دین یسر ہے:

مذہب اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں بہت سی آسانیاں ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم پر آسانیاں چاہتا ہے، دشواری نہیں (البقرہ ۱۸۵)

ایک دوسری جگہ فرماتا ہے:

اللہ تعالیٰ تمھارے معاملات میں تخفیف کرنا چاہتا ہے اور آدمی کمزور بنایا گیا ہے۔ (النساء ۲۸)

یہ وصف اسلام کے تمام احکام میں آشکارہ ہے، اور کیوں نہ ہو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر بے پناہ مہربانی اور رحم عطا فرمائے ہیں۔

حضور ؐ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اگر میں اپنی اُمت کے لیے باعث مشقت نہ سمجھتا، تو ان پر ہر نماز کے وقت مسواک کو لازم قرار دے دیتا۔ (ترمذی، س ۱۲)

(8) اسلام میں تکلیف ما لا یطاق نہیں ہے:

دین اسلام میں انسانوں کے لیے تکلیف نہیں ہے:

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنی عبادت کے لیے ضرور پیدا کیا مگر کسی ایسے امر کی بجاآوری پر مجبور نہیں کیا جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو۔ وہ ہمارا خالق و مالک ہے اگر وہ چاہتا تو ہمیں ہماری حیثیت و طاقت سے بھی زیادہ کا ~~مکلف~~ مکلف بنا دیتا، لیکن یہ اس کے بے پناہ فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں انہیں احکام کا پابند بنایا جس ہم اپنی صلاحیتوں سے انجام دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کسی انسان کو اس کی حیثیت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا (البقرہ ۲۸۶)

(۹) رخصت:

اسلام کی خصوصیت میں رخصت بھی شامل ہے۔ رخصت کا مطلب یہ ہے کہ اسلام نے اپنے متبعین کو مقررہ احکام میں بھی وقت و ضرورت کے لحاظ سے کچھ گنجائش فراہم کی ہے مثلاً سفر میں وقت کی تنگی اور مشقت کا لحاظ کرتے ہوئے چار رکعت والی فرض نمازوں میں دو رکعت کی رخصت دے کر صرف دو ہی رکعت باقی رکھی گئی۔ اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: جب تم زمین پر سفر کرو، تو (ایسی صورت میں) نماز کو قصر کر کے پڑھنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔

(سورۃ النساء ۱۰۱)

(۱۰) ثبات و تغیر:

اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ثبات اور تغیر کے درمیان کامل توازن قائم کیا گیا ہے۔ انسانوں

آج تک بے شمار فلسفے واضح کیے ہیں لیکن کوئی فلسفہ بھی
ایسا نظام و فکر عمل پیش نہ کر سکا جو ایسے اصول معاشرت
پیش کرے جو دائمی اور ابدی ہو اور دوسری طرف انسانی
معاشرے کی بدلتی ہوئی ضروریات کو بھی پورا کرتے ہیں۔
یہ اسلام کی خصوصیت ہے کہ جہاں وہ ایک طرف زندگی کے
ابدی اصول پیش کرتا ہے وہی انسانی معاشرے میں جو
فطری تغیرات آتے رہتے ہیں ان سے پیش آمدہ مسائل کا حل
بھی فراہم کر دیتا ہے۔
قرآن و سنت کے دیے ہوئے اصول ابدی ہیں، پوری
انسانیت بھی متفقہ طور پر ان میں کوئی تبدیلی کرنا چاہے
تو نہیں کر سکتی اس لیے کہ یہ ہدایت خالق کی طرف سے ہے:

ترجمہ: اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی (یونس: ۶۴)